# پاکستان کی ترقی پر تازہ ترین

اکتوبر 2022

# مہنگائی اور غریب

THE WORLD BANK
IBRD • IDA | WORLD BANK GROUP

# 1۔ جامع خلاصہ

**مسلسل عدم توازن کے تناظر میں، حالیہ سیلاب نے معاشی خطرات کو مزید بڑھادیا ہے۔**

موافقت پذیر معاشی پالیسی کی بدولت مالی سال 2022 میں پاکستانی معیشت نے مضبوط نمود یکھی، لیکن بڑھتے ہوئے معاشی عدم توازن نے اس کو گہنادیا۔ حکومت نے سخت معاشی پالیسی اپناتے ہوئے مجموعی طلب کو قابو کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم تباہ کن سیلاب سے اس معاشی سرگرمی میں خلل پڑنے کا امکان ہے جسکی وجہ سے مطلوبہ مالی استحکام کے حصول میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ معاشی خطرات اور بڑھتی مالی ضروریات کے اس تناظر میں معاشی پیش گوئی کی حساسیت منڈیوں کے نقطہ نظر اور احساسات (اتار چڑھاؤ) سے جڑی ہے۔ حکومت کو اس کا ادراک ہونا چاہیے کہ معاشی انتظام کی مضبوطی کے لئے احتیاط سے ایسی منظم پالیسی اپنائے جس سے معاشی بحالی کا حصول ممکن ہو سکے، اور کسی بھی نئے اخراجات کی شروعات کے لئے دانش مندی کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اہم انتظامی بشمول توانائی کے شعبہ میں اصلاحات پر پیش رفت کو برقرار رکھے۔

**مالی سال 2022 میں معاشی ترقی مضبوط اور وسیع البنیاد تھی۔**

مالی سال 2022ء کے لیے 16-2015ء میں عاملین کی قیمتوں پر حقیقی جی ڈی پی (حقیقی خام ملکی پیداوار) میں ترقی کا تخمینہ 6.0 فیصد لگایا گیا ہے (جدول ES-1)۔ اہم فصلوں کی بہتر پیداوار کی وجہ سے نمایاں زرعی ترقی ہوئی، یہ سب مجموعی طور پر بہترین موسمی حالات اور مویشیوں کی مضبوط افزائش کے باعث ہوا۔ صنعتوں اور خدمات کے شعبوں میں بھی ترقی کو فروغ حاصل ہوا۔ لیکن کچھ صنعتیں، جیسے خوراک اور کپڑے کی صنعت بگڑتے ہوئے معاشی حالات کے باعث کمزور ہو گئیں۔

**مضبوط اندرونی طلب نے کرنٹ اکاؤنٹ (جاری کھاتہ) خسارے کو 4 سال کی بلندترین سطح تک پہنچادیا۔**

اس کے برعکس دوسری طرف، مضبوط گھریلو طلب اور بلند عالمی اجناس کی قیمتوں کی وجہ سے مالی سال 2022ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ (جاری کھاتے کا خسارہ) جی ڈی پی کا 4.6 فیصد ہو گیا، جو گذشتہ 4 سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ جاری کھاتے کا خسارہ اور بڑھتے ہوئے قرض کی ادائیگی، ساتھ ہی ساتھ سیاسی اور پالیسی کی غیر یقینی صورتحال نے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو کمزور کیا ہے اور مالی سال 2022ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر مالی سال 2022ء کے اختتام پر 1.5 ماہ کی درآمدات کی ادائیگیوں کے لئے رہ گئے۔

**معاشی خطرات اور روپے کی قدر میں کمی نے مہنگائی کو 11 سال کی بلند سطح تک پہنچادیا۔**

کمزور کرنسی (روپیہ)، اشیاء کی بلند قیمتوں اور وفور حدت معیشت نے مہنگائی کو مزید اوپر کی جانب دھکیل دیا جو کہ مالی سال 2022ء میں اوسطاً 12.2 فیصد کے ساتھ 11 سال کی بلند سطح کو پہنچ گئی ہے۔ اس کے مطابق پاکستان کے مرکزی بنک (بنک دولت پاکستان) نے زری پالیسی میں سختی لاتے ہوئے ستمبر 2021ء سے پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 8 فیصد تک بڑھادیا ہے۔ تاہم 15 فیصد شرح سود کے باوجود حقیقی شرح سود ابھی بھی منفی ہے۔

**حکومت نے مجموعی طلب پر قابو پانے، اندرونی اور بیرونی عدم توازن میں تخفیف کے لیے سخت مالی پالیسی اپنائی ہے۔**

جزوی طور پر توانائی کی قیمتوں میں زراعانت کی وجہ سے، مالی خسارہ (امداد کو چھوڑ کر) جی ڈی پی کے 7.9 فیصد تک اور سرکاری قرضہ جی ڈی پی کے 78.0 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ بینکنگ کے شعبہ میں سرکاری رسوخ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جون 2022ء کے آخر تک سرکاری شعبے کو بینک کی تمام امانتوں کے حجم کا تقریباً 70 فیصد قرض جاری کیا گیا ہے۔ سر اٹھاتے خطرات کو بھانپتے ہوئے درجہ بندی کے اداروں نے حکومت پاکستان کے جاری کردہ بانڈز کی قدر میں کمی، تاہم شرح منافع میں اضافہ کر دیا ہے۔ سخت زری موقف کے حصول کے لیے، حکومت نے مالی سال

2023ء میں سکڑتے ہوئے میزانیہ کے جواب میں خام ملکی پیداوار کے 0.2 فیصد بنیادی توازن کو ہدف بناتے ہوئے توانائی کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے اعتماد میں کچھ بہتری آئی اور مالی سال 2023ء کے اوائل میں شرح منافع اور شرح مبادلہ میں استحکام آیا۔

ES-1 جدول (اہم اقتصادی اشاریوں کے تخمینے)

| | م س 19ء | م س 20ء | م س 21ء | م س 22ء (ای) | م س 23ء (ایف) | م س 24ء (ایف) |
|---|---|---|---|---|---|---|
| حقیقی خام ملکی پیداوار کی نمو، مستقل عاملین کی قیمتوں پر | 0.1 | -0.9 | 5.7 | 6.0* | 2.0 | 3.2 |
| جاری کھاتے کا توازن (٪ خام ملکی پیداوار) | -4.2 | -1.5 | -0.8 | -4.6 | -4.3 | -3.3 |
| مالی توازن (٪ خام ملکی پیداوار)، امداد کو خارج کر کے | -7.9 | -7.1 | -6.1 | -7.9 | -6.9 | -6.2 |
| سرکاری قرضہ، بشمول سرکاری ضمانتی قرضہ (٪ خام ملکی پیداوار) | 78.0 | 81.1 | 75.6 | 78.0 | 71.7 | 71.9 |

ماخذ: سرکاری ذرائع سے حاصل مواد (اعداد و شمار) و عالمی بنک کے عملہ کے تخمینے

علامت اور حروف کی وضاحت: (ای) تخمین شدہ، (ایف) پیش قیاسی۔ مالی سال 19ء سے مراد یکم جولائی 2018 سے 30 جون 2019 تک کا دورانیہ

حکومت کا مالی سال 22ء کے لیے حقیقی خام ملکی پیداوار کے لیے دیا جانے والا عبوری تخمینہ (16-2015 کی قیمتوں پر) 6 فیصد ہے۔*

**تباہ کن سیلاب نے مالیاتی اور معاشی نقطہ نظر میں نمایاں بگاڑ پیدا کیا ہے۔**

سیلاب کی وجہ سے معاشی نقطہ نظر اور طے کردہ زائد المیعاد ادائیگیوں کے پہلوؤں پر بُرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ کپاس، کھجور، گندم، چاول اور مواش کے نقصانات کی وجہ سے زرعی محاصل میں تیزی سے کمی واقع ہو سکتی ہے۔ کپاس کے نقصانات کا بوجھ (اس سے منسلک صنعتوں) ملکی کپڑے، تھوک کے کاروبار اور نقل و حمل کی صنعتوں پر بھی پڑے گا۔ حکومتی درماں (چارہ گری) اور بحالی کی کوششوں سے سرگرمی میں ہونے والے نقصان کی جزوی تلافی ہو سکتی ہے۔ اس لیے رواں مالی سال 23ء میں حقیقی خام ملکی پیداوار میں 2 فیصد کمی متوقع ہے جو زرعی محاصل کی تشکیل نو اور عالمگیر مہنگائی کا دباؤ کم ہونے سے مالی سال 24ء میں 3.2 فیصد تک بحال ہو جائے گی۔

**سیلاب کی وجہ سے مالی سال 23ء میں صارفین کی قیمتوں میں مزید اضافے کی توقع ہے۔**

توانائی کی بڑھتی ملکی قیمتوں، سیلابی خلل اور روپے کی گرتی قدر کی وجہ سے مالی سال 23ء میں مہنگائی میں اضافے کا تخمینہ 23.0 فیصد لگایا گیا جو مالی سال 24ء میں توانائی کی عالمگیر قیمتوں میں کمی اور سیلاب سے متعلقہ رسد کی رکاوٹوں کو دور کرنے سے معتدل ہو کے 9.5 فیصد پر آ جائے گا۔ سیلاب سے منسلک اثرات کے باوجود، مالی سال 23ء میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 4.3 فیصد تک محدود رہنے کی توقع ہے، جس کی جزوی وجہ ترسیلات زر کی مضبوط آمد ہے اور مالی سال 24ء میں سیلاب کے اثرات سے جیسے ہی برآمدات بحال ہوں گی اس میں بتدریج مزید کمی کا امکان ہے۔

**سیلاب کے اثرات کے باوجود مالیاتی استحکام کی کوششوں سے مالی خسارہ قدرے کم ہونے کی توقع ہے۔**

سیلاب کی وجہ سے حکومتی ذرائع آمدن پر منفی اثرات اور اخراجات میں اضافے کے باوجود، زراعانت کے اخراجات کم کرنے اور معاشی استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں مالی خسارہ مالی سال 22ء کی خام ملکی پیداوار کے 3.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 23ء میں 3.0 فیصد ہونے کا امکان ہے۔ اسی طرح مالی سال 23ء میں مالی خسارہ ایک فیصد کم ہو کے خام ملکی پیداوار کا 6.9 فیصد ہونے کا تخمینہ ہے۔ جو آنے والے چند سالوں کے دوران آہستہ آہستہ مزید سکڑتا جائے گا، جیسے جیسے آمدن کو تحریک دینے والے اقدامات خصوصاً اشیاء و خدمات کے ٹیکس (عمومی بیکری محصول) میں ہم آہنگی اور ذاتی آمدنی پر محصول کی اصلاح کی جائے گی۔ نامیہ (ظاہری) خام ملکی پیداوار میں تیزی سے اضافے کی بدولت، مسلسل بنیادی خسارے کے باوجود خام ملکی پیداوار کے حصہ کے طور پر عوامی قرض میں پیش گوئی کی مدت کے دوران بتدریج کمی متوقع ہے۔ معاشی نقطہ نظر کی پیش گوئی عالمی مالیاتی فنڈ کے توسیعی فنڈ سہولت پروگرام کے جاری رہنے سے ہی وابستہ ہے۔

**سیلاب نے معاشی خطرات کو بڑھادیا ہے۔**

سیلاب کی وجہ سے سخت پالیسی کا تسلسل حکومت کے لیے مشکل ہو گیا ہے۔ منصوبہ بند مالی استحکام کے نفاذ کے لئے وسیع سطح پر کی جانے والی کوشش اور بحالی کی ضروریات کے پیش نظر حکومت ان مشکلات کا سامنا کرے گی۔ اضافی منفی خطرات بشمول غیر متوقع نقصانات جو سیلابی صورتحال کے بعد سے اب تک آشکار ہو رہے ہیں، سیاسی دباؤ جو ایک مربوط اور مضبوط معاشی پالیسی کے وضع شدہ اہتمام کے نفاذ کو کمزور کرتے ہیں، بیرونی حالات کا غیر متوقع بگاڑ اور وہ خطرات جو بڑی مالی اور بیرونی مالیاتی ضرورت سے وابستہ ہیں، پیداوار کو کم اور معاشی عدم توازن کو بدتر کر سکتے ہیں۔ غیر یقینیت کی اس فضا پر قابو پانے کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ اس طرح کے مضبوط معاشی انتظام کو وضع کرے، جبکہ غریبوں کے لئے کسی بھی نئے اخراجات کو محتاط انداز میں ہدف بناتے ہوئے اہم ڈھانچہ جاتی بشمول توانائی کے شعبہ میں ہونے والی اصلاحات پر پیشرفت کو برقرار رکھے۔

**سیلاب کے براہ راست نتیجے کے طور پر، کئی لاکھ لوگ غربت میں گر سکتے ہیں۔**

تباہ کن سیلاب غربت میں کمی پر منفی اثرات مرتب کرتے ہوئے کم از کم چار طریقوں سے گھرانوں کو متاثر کرے گا، (1) فصلوں اور مویشیوں یا ذرائع معاش کے نقصان کی وجہ سے آمدنی کا کم ہونا، (2) اثاثوں کا نقصان جیسے کے گھر، مویشی، پیداواری آلات اور دیگر پائیدار چیزیں، (3) خراب فصلیں اور خوراک کے ذخائر کے نقصان کی وجہ سے خوراک کی قلت اور ان وجوہات کی بنا پر اشیائے خوردنی کی قیمتوں کا بڑھنا، (4) اسکولوں کی طویل بندش، قلت خوراک اور بیماریوں کی وجہ سے انسانی سرمایہ (وسائل) کا نقصان۔ ابتدائی تخمینے بتاتے ہیں کہ سیلاب کے براہ راست نتائج سے قومی غربت کی شرح 2.5 سے 4.0 فیصد کی سطح تک بڑھ سکتی ہے، جو 5.8 سے 9.0 ملین لوگوں کو غربت میں دھکیل سکتی ہے۔ ان منفی سماجی۔ اقتصادی اثرات کو تبدیل کرنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے، اور کچھ نقصانات، جیسے کہ انسانی سرمائے اور زمین کی پیداواری صلاحیت، فلاح و بہبود میں مزید کمی کا باعث بن سکتے ہیں ایسے میں مخصوص پالیسی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

**مہنگائی کی حالیہ لہر نے غرباء پر غیر متناسب طور پر بُرے (منفی) اثرات مرتب کیے ہیں۔**

یہ رپورٹ حالیہ مہنگائی کو دیکھتے ہوئے ان اثرات کا معائنہ کرتی ہے جو گھرانوں کی فلاح پر مرتب ہوئے ہیں اور ان اثرات کو روکنے کے لیے جو بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ساتھ غریب پر پڑھ رہے ہیں حکمت عملی (پالیسی) میں نظر ثانی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ جب مختلف اشیاء و خدمات کی قیمتوں کے طور طریقوں اور اخراجات کے اختلافی نمونوں کا حساب لگایا گیا تو یہ رپورٹ آمدنی کے حساب سے مختلف گروہوں میں مہنگائی کے امتیازی اثرات کی نشاندہی کرتی ہے۔ تجزیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہنگائی کے اس حالیہ دھچکے (زور آزمائی) نے غرباء پر انتہائی غیر متناسب بدترین اثرات مرتب کیے ہیں۔ مزید براں اس تجزیہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اوسطاً غریب ترین گھرانوں میں مہنگائی کی شرح امیر ترین گھرانوں کی نسبت ایک فیصد زیادہ تھی۔

**پالیسی کا مقصد مہنگائی کے دباؤ پر قابو، جبکہ غریبوں کی مدد کا ہدف ہونا چاہیے۔**

بہترین مرتب شدہ پالیسی کے اہتمام سے قطع نظر، حلقہ وار پالیسیاں جو پائیدار مالی قیمتوں سے غریب گھرانوں کو زیادہ فائدہ دیں، جیسے کہ بہت ضروری اشیائے خوردنی پر امپورٹ ڈیوٹی (درآمدی ضربیہ) کم کرنے سے مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ غریب گھرانوں پر مہنگائی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ان پالیسیوں کو سماجی تحفظ کے اچھے ہدف والے اعانتی پروگراموں کے ساتھ ملا کر پورا کیا جاسکتا ہے۔ آنے والے سالوں کے دوران، زراعت اور توانائی کے شعبوں میں اصلاحات کے ذریعے معیشت کی وسیع پیداواری نمو کو بڑھا کر مہنگائی کے دباؤ میں مزید کمی کی جاسکتی ہے۔